نور افشاں

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

اسرائیل کا ... اگر تو وفادار رہے تو میں زندگی کا تاج ...

نمبر ۳۰ جلد ۱۳ | لودیانہ ۲۳ جولائی ۱۸۸۵ء | قیمت فی پرچہ ۱ آ ۶ پائی

گلدستۂ اخبار

روسیوں کی فوجیں سرخس کی طرف پیشقدمی کر رہی ہیں اور یہ مقام پنجدیہ کے قریب ہے = سرحدی کمیشن اب ہرات کی جانب جانیکو تیار ہے اور ۱۷ میل کے فاصلہ پر اب کیمپ پہنچ گئی ہے = قندھار میں چھاؤنی ڈالنے کی تجویز ہو رہی ہے اور سرکار انگریزی کی خواہش ہے کہ قندھار میں انگریزی چھاؤنی قائم ہوجاوے = روسی ہرات کے سرداروں کو انگریزوں کی طرف سے برگشتہ کرنا چاہتے ہیں = امیر کابل نے اپنی ایک جرار فوج کا دستہ جلال آباد کی طرف روانہ کیا ہے = وزارت جدید نے مکرر بیان کیا ہے کہ روس اگر ذرا بھی پیشقدمی کریگا تو فوراً جنگ کیا جاویگا = خراسان کا جدید گورنر روسیوں کا دوست ہے اور اُنکی صلاح کے مطابق کارروائی کرتا ہے = بدخشان میں امیر کابل کی حکومت کو کچھ تقویت نہیں رہی ہے اور وہاں کے باشندے خود مختاری کو اب زیادہ پسند کرتے ہیں = روس کی خبریں جنگ کی بابت پھر گرم آئی شروع ہوگئی ہیں = کوئٹہ میں ہیضہ کا زور بہت کم ہوگیا ہے اور اب صرف دس بارہ آدمی روزمرہ ضائع ہوتے ہیں = سرکار انگریزی نے امیر کابل سے دریافت کیا ہے کہ اگر قندھار یا اُسکی قرب وجوار میں ہماری چھاؤنی قائم ہوجاوے تو اسمیں تمہارا کچھ حرج ہے کہ نہیں = افواہ ہے کہ مہدی کاذب مرگیا مگر کسی معتبر خبر سے اسکی تصدیق نہیں ہوئی ہے = سفیر انگریزی جو کابل کو جانے والا تھا وہ ابھی امیر کابل کے جواب کا منتظر پشاور میں مقیم ہے اور کابل سے اُنکی نسبت کوئی جواب تاحال نہیں پہنچا ہے = مشہد سے خبر آئی ہے کہ درہ ذوالفقار میں اور خشتی پل پر روسیوں کی بہت سی فوج پہنچگئی ہے اور فوج کا ارادہ ہے کہ سرحد کی طرف پیشقدمی کی جاوے = امیر کابل آجکل غازیوں کے فراہم کرنے میں مصروف ہیں اور تھوڑے سے غازی اُنکے پاس پہنچ بھی گئے ہیں = افغانستان کی سرحدی رعایا اور بعض فوجی سردار امیر سے سخت ناراض ہیں = انگلستان کا جنگی تیاریوں میں ۸ - جولائی تک ۸ - کروڑ روپیہ خرچ ہوچکا ہے = جنگ سوڈان میں جو انگریزی فوجیں مصروف ہوئی ہیں انکا شکریہ سرکار انگریزی نے ادا کیا ہے = بھوٹان میں پھر باغیوں نے فساد برپا کر رکھا ہے اور وہاں کا انتظام اب بہت خراب ہوگیا ہے = پنجدیہ میں جو فوج امیر کی موجود ہے وہ بہت ناراض ہو رہی ہے اور اُسکے پاس خورد و نوش کا سامان بھی کافی نہیں رہا ہے = خراسان سے مقام سرخس میں جہاں روسی فوج مقیم ہوئی ہے بڑی سرعت کے ساتھ سامان رسد پہنچ رہا ہے = روس کی طرف سے جو پنجدیہ کا حاکم مقرر ہوا تھا وہ مرگیا ہے بجائے اُسکے اسکا بڑا بیٹا مقرر کیا گیا ہے = کوئٹہ و کراچی میں جو آٹا سرکار نے خریدا تھا وہ سب خراب ہوگیا ہے اور اُسکو سرکار نے نیلام کر دیا ہے = سلطان روم نے پھر حکم جاری کیا ہے کہ عیسائیوں کو سلطنت روم میں بڑے بڑے عہدے نہ دیئے جاویں اور اسی سبب وہاں کا بندوبست جدید شروع ہونیوالا ہے +

نور افشاں

انگلستان اور ہندوستان کا تعلق

——اگر انگلستان میں چند کوتاہ اندیش اس قسم کے موجود ہیں جو ہندوستان کی علیحدگی میں انگلستان کا کچھہ ہرج نہیں سمجھتے تو ویسے خام خیال تبدیلی پسند طفل مزاج ہندوستان میں بھی ہیں جو انگلستان کی علیحدگی میں ہندوستان کا کچھہ نقصان نہیں دیکھتے۔ ہم ان لوگوں کی غور کے واسطے اس مختصر آرٹیکل میں یہہ جتلانا مانگتے ہیں کہ ہندوستان اور انگلستان میں باہمی تعلق ایسا ہو کہ ایک کی بہبودی دوسرے کی بہبودی پر اور ایک کا نقصان دوسرے کے نقصان پر منحصر ہو۔ یہہ کبھی ہو نہیں سکتا کہ قطع تعلق سے فریقین کو صدمہ نہ پہنچے ✦

ہندوستان کے لوگ عموماً قائل ہیں کہ سلطنت کی تبدیلی میں ہندوستان کا ہر طرح زیان ہے اور کسی طرح کا فائدہ نہیں وہ انگریزی اور روسی حکومت میں ایسا فرق جانتے ہیں جیسا روشنی اور تاریکی میں۔ علمیت اور جہالت میں۔ تہذیب اور وحشت میں۔ آزادی اور قید میں۔ کیا یہہ انگریزی حکومت کی برکتوں میں سے نہیں ہے کہ ہندوستانیوں کے خیالات بہ نسبت سابق نہایت شائستہ اور برجستہ ہیں اور انکو قولی اور فعلی آزادی کا پورا حق حاصل ہے کیا یہہ اسی حکومت کی برکت نہیں ہے کہ قومی ترقیوں کے لئے وسیع میدان کھلا ہوا ہے اور انمیں داخل ہونیکے لئے کسی طرح کی روک رکاوٹ نہیں۔ کیا اس حکومت میں کمزور سے کمزور آدمی اس امر کا قائل نہیں ہے کہ اسکے استحقاق اور دعوؤں پر ویسی ہی غور ہوتی ہے جیسے ایک زبردست کے استحقاق پر اور اسکے مذہبی رسومات یا خاندانی دستورات کا ویسا ہی لحاظ ہے جیسا ایک متمول اور معزز آدمی کی رسومات کا۔ البتہ اس حکومت میں بعض نقص بھی ہیں اور بیشک بھاری ہیں مثلاً رعایا کو عدالتوں میں بڑے مصارف کا زیر بار کرنا ضبطی اسلحہ سے انکو بیدست و پا بنا چھوڑنا اور انکو اعلیٰ عہدوں سے بالکل محروم رکھنا وغیرہ وغیرہ لیکن غور کی آنکھہ کے واسطے ان نقصوں کا معاوضہ اُن عجائبات پر موجود ہے جنکی شہادت انگریزی عہد کی گذشتہ تواریخ میں صاف صاف ملتی ہے کہ اس حکومت میں ملکی ترقیاں گو دھیمی رہی ہیں لیکن جسقدر ہوئی ہیں نہایت پائدار ہیں اور فیاضی اور ترقی کی روح کے ساتھہ حفاظت اور استقلال کا خیال بھی برابر قائم رہا ہے۔ یہہ حکومت گو ملکی فائدہ کا کام دیر سے کرتی ہے پھر بھی جسقدر کرتی ہے پکا کرتی ہے۔ اسکا عملدرآمد دیر آید درست آید کے مقولہ پر ہے پس اگر اب ہمارے حقوق نہیں دیئے جاتے تو یہہ انکار کچھہ ہمیشہ کے واسطے نہیں ہے جیوں جیوں ہماری لیاقتیں اور مناسبتیں اُن حقوق کے قابل پائی جائینگی تیوں تیوں ہمارے حقوق خود بخود ملتے جاوینگے ✦

ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود ان نقصوں کے جنکی اصلاح انگلستان کے انصاف کو برابر پکار رہی ہے پھر بھی آبادی میں ترقی ہے تعلیم کی قدر ہے تجارت کو رونق ہے ملک میں امن ہے ذاتی حقوق کی حفاظت ہے روپیہ سستا ہے محنت کی سہولت ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کی کل رعایا ادنیٰ سے اعلیٰ تک انگریزی سلطنت پر جان نثار کرنے کو تیار ہے اور ہر ایک راجا اور رئیس نواب اور سردار اپنے مقدور سے بڑھکر امداد دینے پر مستعد ہے غرض ہر ایک متنفس دل سے اس سلطنت کے قیام اور حفاظت کا دعا گو ہے پس انگلستان کے قطع تعلق سے کونسا نقصان ہے جو اسملک کو نہیں پہنچ سکتا ✦

اگر انگلستان کی طرف دیکھا جاوے تو محض ہندوستان کے تعلق نے اسکو ایک مشہور قوم بنایا ہوا ہے جیسا لارڈ رینڈلف چرچل کا قول ہے کہ ہندوستان کے بغیر انگلستان کا ایک قوم بنے رہنا محال ہے۔ صاحب ممدوح نے ۲۰ مئی کو ایک کنسرویٹو اجلاس میں انگلستان اور ہندوستان کی باہمی تجارت کے بارہ میں بیان کیا کہ ہرسال ۶ کروڑ ۸۰ لاکھہ روپیہ کا مال ہندوستان سے انگلستان کو جاتا ہے اور انگلستان سے ۴ کروڑ مالیت کا ہندوستان میں آتا ہے۔ کل جہاز جو اس اسباب کے آنے جانے کا ذریعہ ہیں تعداد میں ۳۵۰۰ ہیں اور ۵۰ ہزار سے ۶۰ ہزار تک جہازران انمیں کام کرتے ہیں یہہ سب جہاز اور جہازران انگلستان کے ہیں اور ان سب کی پرورش ہندوستان کی پیداوار پر منحصر ہے یہہ قریب ۲ لاکھہ ۷۵ ہزار کے انگریزی دستکار ہیں جو معہ اپنے متعلقان کے صرف ہندوستان کے روپیہ سے پرورش پاتے ہیں اور قریب ایک لاکھہ انگریز عہدہ دار ہیں جو ہندوستان میں رہکر بڑی بڑی تنخواہیں پاتے ہیں اور بچت تنخواہ اپنے خاندانوں کی پرورش کے واسطے انگلستان میں بھیجتے ہیں۔ ان سب رقوم کے جمع کرنیسے پایا جاتا ہے کہ قریب ۴ کروڑ ۵۰ لاکھہ کے باشندگان انگلستان محض ہندوستان کی تجارت پر گذارہ کرتے ہیں اور اگر ہندوستانی بازار انکے لئے بند ہو جاوے تو یہہ دو کروڑ ۶۰ لاکھہ متنفس غالباً بیکار ہو جائیں اور بھوکوں مریں۔ ماسوائے اسکے ۱ کروڑ ۴۲ لاکھہ ۵۰ ہزار روپیہ بطور سرمایہ ہندوستان کی ریل پر لگا ہوا ہے جسمیں سے بہت بڑا حصہ ہندوستان کا روپیہ ہے اور اگر آج یہہ ملک انگریزوں کے ہاتھہ سے نکل جاوے تو دیکھئے کسقدر نقصان اہل انگلستان کو برداشت کرنا پڑتا ہے ✦

لطیفہ

امیر عبدالرحمن نے ایک انگریزی افسر کے ساتھہ گفتگو کے سلسلہ میں گورنمنٹ کی مختلف صورتوں پر جو آج دنیا میں شہرت یافتہ ہیں کچھہ ذکر چھیڑا امیر نے انگلستان کی آزادی پسند یا امریکہ کی جمہوری سلطنت اور دیگر

آزاد گورنمنٹوں کی بابت بہت کچھ سنا ہو اور اسپر غور کی ہو لیکن سب کو ناپسند کرتا ہوں کیونکہ جو قوم عام آزادی کو اس درجہ تک پہنچا دیتی ہو تو میرے قیاس میں بہت دیر تک قایم نہیں رہتی۔ میں خود اپنے ملک کی طرف دیکھتا ہوں کہ اگر اس قسم کی کوئی صورت وہاں پر جاری رکھی جاوے تو غالباً مستقل حکومت سے ہاتھ دھونا پڑے۔ پھر کچھ عرصہ خودمختارانہ حکومت کے فوائد پر قیل و قال ہوتی رہی اور اسی اثنا میں ویلرز اور دوسرے گھوڑوں کی خوبیوں کا ذکر چل پڑا۔ امیر نے کہا میں ویلرز کو پسند نہیں کرتا اس وجہ سے کہ سواری کے وقت اکثر سرکشی دکھلاتے ہیں کودتے پھاندتے ہیں ایسے آزاد کہ اسوار کو ہر وقت گرنیکا ڈر رہتا ہو اور کبھی کبھی بالکل بے بس ہو جاتے ہیں۔ کیا یہہ ویلرز وسیع میدانوں میں کھلے چرتے پھرتے ہیں کہ اپنی حرکات میں ایسے بیباک اور آزاد ہیں؟ جب افسر مذکور نے اس قول کی تصدیق میں بیان کیا کہ بیشک یہہ گھوڑے بڑے بڑے وسیع اسٹنڈوں میں کھلے اور آزادانہ پرورش پاتے ہیں تو امیر نے جھٹ بات کاٹ کر کہا کہ دیکھا آزادی کا نتیجہ۔ بس یہی نتیجہ گورنمنٹ کے لئے خوفناک ہو +

سری گروسنگہ سبھا کھرڑ وغیرہ کیطرف سے مالک اخبار نورافشاں کے نام خط

از جانب گروسنگہ سبھا کھرڑ و سبھا گھڑوواں۔

جناب من ۲۵-جون کے پرچہ اخبار سامی میں مضمون اہانت و مذمت مذہب سکھاں جس فریق میں ہزارہا عہدیدار فوج و راجہ و مہاراجہ و عہدیداران سیول و امیران عالیشان و اکثر آزاد لوگ نہنگ اکالی سکھان سرباز ہیں۔ یہہ بات سراسر نئی ہو آپکو شایاں نہیں ہو آپکی ہر دلعزیزی میں فرق آئیگا۔ اور جملہ خالصہ جی مذکورہ بالا مشتعل ہونگے۔ پچاس سال سے دنیا و پنجاب و عیسائی اس مذہب سے واقف نہیں ہوئے جو آپ انکو واقف کرنے لگے ہیں اور یہہ تحریر آئندہ بند رکھو ورنہ پھر بہت طوالت ہوگی فقط ۲-جولائی ۱۹۰۸ء

مالک اخبار نورافشاں کی طرف سے جواب

خط مذکورہ بالا کا جواب ہم ہفتہ گذشتہ میں لکھتے مگر چونکہ سبھا موصوف نے ایک خط بابو جیمل سنگہ صاحب واعظ انجیل مقیم روپڑ کے نام بھی لکھا تھا سو انہوں نے خط معہ جواب کے ہمارے پاس روانہ کر دیا جو ہفتہ گذشتہ کے پرچہ نورافشاں میں شائع ہو چکا ہو چونکہ سبھا موصوف نے ہمارے نام بھی یہہ دھمکی آمیز خط روانہ کیا اسلئے ہم کو مناسب معلوم ہوا کہ وہ خط نورافشاں میں درج کیا جاوے اور مختصر طور سے جواب لکھا جاوے اب ہم ذیل میں عرض کرتے ہیں +

(۱) جسوقت یہہ اخبار جاری کیا گیا تھا تو اولہی سوچ لیا گیا تھا کہ اس اخبار کے ذریعہ ہر ایک اہل مذہب کو دکھلایا جائیگا کہ صداقت اور بطالت میں فرق کر کے اہل انصاف کی خدمت میں عرض کیا جاویگا کہ مسیحی مذہب تمام مذاہب سے سچا ہو اور جو کوئی مسیح پر ایمان لاویگا وہی نجات پا کر ابدی بادشاہی میں داخل ہوگا اور یہہ دعویٰ ہم اسواسطے کرتے ہیں کہ مسیح گنہگاروں کے بچانیکے لئے مجسم ہوا پس اگر کوئی خدا کی عدالت میں بیقصور اور بیگناہ ٹھہرے تو اسکی بابت ہمکو کچھ کہنا ہو اور نہ اس سے تکرار ہو ہمارا یہہ دعویٰ صرف گنہگاروں کی نسبت ہو کیونکہ مسیح ہی گنہگاروں کے بچانیکے واسطے دنیا میں آیا اور جب ہم کہیں کہ اور کوئی نام آسمان کے تلے نہیں دیا گیا کہ جس سے نجات حاصل ہو تو اسمیں ہم کسی نبی یا کسی گرو کی حقارت اور توہین اور مذمت نہیں کرتے ہیں +

(۲) ضرور پچاس برس سے بھی زیادہ عرصہ گذر رہا ہو کہ جب سے امریکن مشن لودیانہ میں قائم ہوا اور ہم سکھ مذہب سے واقف ہیں مگر جب ہم گرنتھ اور اسکے بانیکے خیال کی طرف غور کرتے ہیں تو صاف ہمکو یہہ ظاہر ہوتا ہو کہ کوئی شخص سکھ ہو کر نجات نہیں پا سکتا +

(۳) مذہب کی راجوں مہاراجوں و امیروں و سیول عہدیداروں سے بڑی خوبی اور صداقت نہیں ہو سکتی ہو۔ اور اگر مذہب کی سچائی کا یہی ثبوت ہو تو ہماری حضور قیصر ہند عیسائی مذہب رکھتی ہیں اور بڑے لاٹ صاحب اور چھوٹے لاٹ صاحب اور تمام اعلیٰ حکام اور تمام اعلیٰ فوجی افسر عیسائی ہیں۔ اور علاوہ اسکے سوائے چند کے تمام دنیا کے بادشاہ اور انکے عہدیدار عیسائی ہیں تو کیا سکھ لوگ احوال مذکورہ پر غور نہیں کرتے ہیں +

(۴) اہل اسلام و اہل ہنود برہمو سماج و آریہ سماج والے اخباروں کے ذریعہ و رسالوں کے وسیلہ اور منادوں کی معرفت ظاہر کرتے ہیں کہ عیسائی مذہب باطل ہو مگر کبھی حضور قیصر ہند اور اسکے حکام کی طرف سے کوئی اشتہار دھمکی آمیز شائع نہیں ہوا نہ کبھی عیسائی بادشاہوں کی طرف سے کسیکو یہہ کہا ہو کہ ہمارے یہاں سیول عہدیدار ہیں اور فوجی افسر ہیں خبردار مذہب عیسوی کی توہین مت کرو ورنہ بہت طوالت ہوگی +

(۵) عیسائی و اہل ہنود اخباروں و رسالوں کے ذریعہ عام منادی کرتے ہیں کہ اسلام میں کوئی خوبی نہیں ہو اور کوئی اہل اسلام نجات نہیں پاویگا اور محمد صاحب جو بانی اسلام کے ہیں ہم نے انکو کبھی بھی نبی نہیں کہا اور قرآن خدا کا کلام نہیں ہو چنانچہ تمام ایسے اخبار ریاست بہاولپور و ریاست حیدرآباد و ریاست بھوپال و ریاست رامپور و دیگر ریاست ہائے اہل اسلام میں پہنچتے ہیں مگر کسی نواب صاحب یا والی ریاست نے کسیکو دھمکی نہیں دی ہو کہ خبردار ایسا مت لکھو اور اپنی تحریر کو بند کرو +

(۶) وجوہات بہت ہیں ہم بھی طوالت کے خوف سے نہیں لکھتے ہیں ورنہ بہت نظائر ہیں جو دکھلایا جاوے کہ آجتک کوئی اہل مذہب دوسرے مذہب کی بابت

کچھ نہ بولے سوائے خط مذکورہ کے ہمنے کوئی ایسے تحریر نہیں دیکھی ہو ✣

(۷) ہم کو نہایت تعجب اور افسوس ہو کہ باوجودیکہ سکھ لوگ جو نہایت عقیل اور دانائی رکھتے ہیں کیونکہ یہہ ہم اپنے تجربہ سے کہتے ہیں اور اکثروں سے ہماری ملاقات ہو اور ہوتی رہتی ہو۔ اکثر ہمارے دوست معزز اور دانشمند ہیں مگر معلوم نہیں کہ کیوں اُس فریق کے لوگ کیوں ہم کو دھمکاتے ہیں اور ڈراتے ہیں گویا کہ وے اب ہمارے خون کے پیاسے ہوا چاہتے ہیں۔ اور اُنکی تحریر صاف صاف جتلا رہی ہو کہ یا تو ہم اپنی تحریر کو بند کریں ورنہ نقصان میں پڑینگے اور تکلیف اُٹھاوینگے ✣

(۸) ہم اپنے سکھ بھائیوں خصوصاً سری گرو سنگھ سبھا وغیرہ کی خدمت میں عرض ہو کہ جھوٹ اور سچ میں فرق غصہ سے نہیں ہو سکتا ہو اور اسقدر جوش بیجا ہو۔ نرمی اور ملائمی سے فرق کرنا چاہیے گرنتھ کو دیکھو اور انجیل کو پڑھو اور خدا سے جو ہمارا خالق اور مالک ہو اور دلوں کا ہدایت کنندہ ہو عاجزی سے التجا کرو کہ ہم کو ایسا دل بخش کہ ہم جھوٹ اور سچ میں تمیز کر سکیں ✣

سلسلۂ مضامین

بقیہ سکھ مذہب کی تحقیقات درباره گرنتھ

نجات کا تیسرا اصول جو گرنتھ سے ملتا ہو۔ کرتی یعنے نیک اعمال کرنا ہو

جیساکہ جپجی میں لکھا ہو کہ "چنگیاں بُریاں باچے دھرم ہدور کری آپو آپنی کے نیڑے کے دور" یعنے خدا اگنت (روز عدالت) میں ہر ایک کے اعمال کو جیسے کہ بھلے یا بُرے میں آزمائیگا۔ اور ہر ایک کو اُنکے کاموں کے مطابق بدلہ دیگا۔ پھر بارہ ماہ آسا کی گھری میں لکھا ہو "لیکھے کتی نہ چھوٹیئے کہن کہن بھو نسہا بخشنہار بخش لے نانک پار اُتار" یعنے ہم کو اپنے اعمالوں کا حساب دینا پڑیگا ✣

اگر ہم خیال کریں کہ آیا ہم اچھے کام کر سکتے ہیں یا نہیں اور جو کام ہم سے ہو چکے وہ کیسے ہیں تو اسبات کا فیصلہ خود بخود دلمیں ہو جائیگا اور ہمارا دل خود اقرار کریگا کہ نہ تو ہم اچھے کام کرتے ہیں اور نہ ہم کر سکتے ہیں تو پھر اِس اصول سے ہم کو کیا تسلی ہو سکتی ہو ✣

کوئی پوچھے وہ کون سے اچھے کام ہیں جو کرنے چاہیے۔ سب کوئی جانتے ہیں کہ سب کام جو ہم کو خدا کی طرف سے کرنیکا حکم ہوا اچھے ہیں اور اُنکی نافرمانبرداری گناہ ہو۔ لیکن یہہ بھی دیکھا جاتا ہو کہ جتنے مذہب دنیا میں ہیں جو جو اُنکی کتابوں میں لکھا ہو اُسکو وے خدا کی طرف سے حق جانکر مانتے ہیں بلا امتیاز اچھے اور بُرے کے۔ اور صرف اس بنا پر اُس بُرے کو بمنزل اچھا جانکر مانتے ہیں اور یہی بات موجب اتنے مختلف مذہبوں اور طریقوں کا ہوا ہو جنکا انجام گمراہی اور راہ راست سے بھٹک جانا ہوا ہو مگر ہم کو دریافت کرنا ضرور ہو کہ آیا خدا کے نزدیک اچھا کیا ہو اور بُرا کیا ہو اور خدا کیسا ہو اور اُسکے قانون درحقیقت کیسے ہونے چاہیئیں۔ جب ہم خدا میں یعنے اُسکی ذات میں دانا اور منصف اور عادل و رحیم ہونا اور پاک و صاف ہونا سب مان لیتے ہیں تو اِن ہی اصولوں کے ذریعہ سے اُن کتابوں کو جو اُسکی طرف سے ہونیکا دعویٰ کرتی ہیں آزمانا لینا چاہیے۔ اور اگر اوپر کے نشانوں سے کوئی کتاب سچی ٹھہرے تو اُسکے جو قانون ہوں گے جو گنہگار کے لیے دستور العمل ہوں گے اور اُن کے بجالانے اور پورا کرنے کو کرتی کہتے ہیں ✣

اور چونکہ گناہ دل سے ہوتا ہو خدا کوئی ایسا بندوبست یا قانون نہ ٹھہرائیگا جو ظاہری یا باہری ہو جس سے دل کے اندر کچھ سروکار نہ ہو۔ بلکہ ایسے قانون اِس امر میں تجویز کریگا جنسے انسان کا دل صاف ہو اور اُنکے کرنے سے وہ خدا کے حضور مقبول ہو اور وہ ہی اچھے کام مقصود ہیں جنکے پورے کرنے سے نجات ہو سکیگی ✣

مگر گرنتھ کی رو سے جیسا ابھی ہم نے نجات کے دوسرے اصول کو دیکھا ہو نیک یا دھرم کے کام جپ تپ سنجم وغیرہ ہیں۔ عقل کی رو سے صاف معلوم ہوتا ہو کہ یہہ قانون ہمارے کرنے کے لیے خدا کی طرف سے ٹھہرائے ہوئے نہیں ہو سکتے تو اُنکو ماننے سے ہماری تسلی کس طرح ہو سکتی ہو اگر کوئی سکھ کہے کہ نہیں۔ لوبھ موہ اور ہنکار کو چھوڑنا اور پرمیشور کی بھگتی وغیرہ کرنا اچھے کام ہیں تو بھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہہ کس نے کئے یا کون کر سکتا ہو غرض کرنی کی رو سے کسی طرح پر کوئی بچ نہیں سکتا۔ اِسلیے کرنی کرنیکی نجات کا یہہ سکھی اصول حکمت والیک نہیں ✣

نجات کا چوتھا اصول جو گرنتھ سے ملتا ہو سنتوں یعنے فقیروں کی ٹہل یعنے خدمت کرنا ہو

جیساکہ راوِ راس کے پوربی محلہ ۵ میں جو راوِ راس کا آخری کلام ہو یوں لکھا ہو "وا کر ہو بنتی جن میری تیا سنت ٹہل کی بیلا۔ اہا کہات چل ہر لاہا آگے آگے بسن سہیلا" یعنے نانک صاحب کہتے ہیں کہ اے میرے پیارے میری عرض سن کہ یہہ وقت فقیروں کی خدمت کرنیکا ہو۔ ایسے کرنے میں فایدہ ہو اور آگے یعنے اگلی دنیا میں رہنا بھی آسان ہو جاویگا۔ پھر اسی جگہ نانک صاحب یہہ بھی کہتا ہو کہ "انتر جائے پر کہہ بد صاتے سر دھاسن کے پورے۔ نانک داس اِیہہ سکھ باگے موکو کر سنتن کے دھورے" یعنے ایسا فقیر جو دلکی بات جان لیتا ہو دلکی بات یا مراد کو پورا کرتا ہو۔ نانک داس یہہ بڑی آرزو کی بات ہو مجھ کو فقیروں کی خاک پا بنا لو۔ پھر بارہ ماہ آسا کی گھری میں ہو سلوک "۵۰ سادہ سیوہ لادے جیہہ آپے۔ نانک تا کو دکھ نا بیاپے"

یعنے فقیروں کی خدمت کریگا اُسکو کسی طرح کا دکھ نہ ہوگا اور پھر سُکھ منی میں لکھا ہو کہ "سادھ کے سنگ پوچھے بھیڑا سادہ سنگ سب ہوت نبیڑا" یعنے فقیروں کے ساتھہ دینے سے خدا بھی نزدیک ہوجاتا ہو اور سادھ کے ساتھہ ہوکے نجات ہوجاتی ہو +

اور یہہ بھی لکھا ہو کہ جو صرف فقیروں کا ساتھی بنتا ہو گناہ سے پاک ہوجاویگا اور نجات پاویگا۔ جیسا کہ باون اکھری میں لکھا ہو "مہ سلوک - نبہوت پنیت کوٹ اپرادھ - امرت نام جیپے مل سادھو" یعنے جو فقیروں کے ساتھہ ملکے رہتا ہو اسکے گناہ معاف ہوں گے اور وہ پاک ہوجاویگا۔ اور پھر سکھمنی - سلوک میں لکھا ہو - "نمنت کا سنگ ڈوبہاگی پائیے - سنت کی سیوا نام دھیائیے" - یعنے فقیروں کا ساتھی بڑی قسمت والا ہو - فقیر کی خدمت کرنی چاہیئے اور اُسکا نام جپنا چاہیئے - ایسی اور بہت سی باتیں ہیں جنسے یہہ معلوم ہوتا ہو کہ فقیروں کی خدمت کرنے سے بھلا ملتا ہو اور گنہگار کا بھلا ہوتا ہو +

تمام آدمی جو روئے زمین پر پیدا ہوئے گناہ کے غلام بنے یہاں تک کہ وہ چیدہ چیدہ لوگ جنکو خدا نے گمراہ بنی آدم کی ہدایت اور نصیحت کرنیوالے مقرر کئے تھے اُسکے پھندے میں پھنسے اور بنی آدم کی نسل کا پیدا ہوا کوئی اس سے بری نہ پایا گیا صرف وہ ہی اُس موذی کے پنجے سے چھوٹا جو بنی آدم کی نسل سے نہیں بلکہ اُسکی کمال قدرت اور دانائی سے پیدا ہو جسمیں وہ نسلی گناہ نہ دخل پا سکا وہی گناہ سے پاک اور معرہ رہا اور کوئی آدمی اس سے چھٹکارا نہ پایگا تو کسطرح یہہ بات ممکن ہوسکتی ہو کہ ایک گنہگار دوسرے گنہگار کے گناہ معاف کراسکتا یا اسکو پاک کرسکتا ہو جبکہ وہ خود ہی اُسی حالت میں ہو کیا ایک بیمار جو خود بڑی سخت بیماری میں گرفتار ہو اور خود اُس بیماری سے تکلیف اُٹھا رہا ہو - ایک اپنے جیسے بیمار کو چنگا کرسکتا - آپ ضرور مان لینگے کہ نہیں یہہ بات نہیں ہوسکتی بلکہ ناممکن بات ہو کیونکہ بیماری انسان کو اس لایق نہیں چھوڑتی کہ اسکو اپنی ہوش حاصل رہے پر بیماری انسان کو بے ہوش اور ہر ایک کام کے ناقابل بنا دیتی ہو تو بیمار دوسرے کا کسطرح علاج کرسکے اور یہہ بات ہوسکیگی کہ ایک گنہگار دوسرے گنہگار کا علاج کرسکے جسطرح بیماری انسان کو سب کام کے ناقابل کردیتی ہو اسی طرح پر گناہ نے انسان کو ہر ایک نیک کام کے ناقابل کردیا ہو - تو آدمی نجات کے بھاری کام کے لایق کسطرح ہوسکتا ہو اور ایسے بڑے کام کے لئے کہ جو آپ ہی بچے پر تمام جہان کو بھی بچاوے کسطرح پر لایق ہوسکتا ہو - اور آپ جو اُن آدمیوں کو مانتے ہو جن میں پاپ کی جڑ تھی اور اُنکی کرنی میں گناہ پایا گیا تو کیونکر اُنسے نجات پاوگے - لہٰذا آپکے دلمیں یہہ خیال پیدا ہوگا کہ ضرور ایک بیمار دوسرے بیمار کو چنگا نہیں کرسکتا اور اسیطرح ایک گنہگار دوسرے گنہگار کو بچا نہیں سکتا لیکن ہم نانک صاحب اور اور فقیروں کو پاپی نہیں جانتے وہ پاپ رہت تھے اور ہم پاپیوں کو ضرور بچا لینگے - پر میں مختصر طور پر آپکے روبرو ظاہر کرونگا کہ فقیر بننا ہی خدا کے حکم کو توڑ ڈالنا ہو اور جب آدمی نے خدا کے حکم کو ٹال دیا تو ضرور گنہگار ہوا اور خود گنہگار ہوکے اوروں کو کیونکر نجات دے سکتا ہو +

فقیر بننے میں گھر جورو لڑکے بالے اور کام کاج چھوٹ جاتا ہو اور آدمی صرف روٹی مانگ گذارا کرتا ہو - واضح ہو کہ جب آدمی نے ایک بار شادی کی اُسکو خدا کے اور آدمی کے قانون کے مطابق تا زیست اسکو چھوڑنا ہی روا نہیں اور اگر چھوڑے تو گناہ ہو - نانک صاحب نے اپنی جورو اور لڑکے بالوں کو چھوڑ دیا اور اسطرح پر خدا کا حکم ردکیا اور تمام آدمی جو اسطرح پر فقیر ہوجاتے ہیں خدا کا حکم توڑ کے گنہگار ٹھہرتے ہیں اور پھر اُنکو کمی نسبت جو خدا نے ہمیں دیئے ہیں اسکے تمام ہمپر فرض بھی ٹھہرائے ہیں جنکو ادا کرنا ہمپر فرض ہو اگر ہم ادا نہ کریں تو گناہ ہو پر جب فقیر ہوجاتا ہو تو لڑکوں کے اُس فرض کو ادا نہیں کرسکتا - اور جتنے فقیر ہوئے اور ابھی ہیں سب کے لڑکے اُنکے پیچھے ہر طرح کی مصیبت میں پڑتے ہیں تو اس حکم کو رد کرکے سب فقیر گنہگار ٹھہرے - خدا نے یہہ قانون باندھا ہو کہ تمام آدمی آپ محنت کرکے اور کام کرکے اپنی حاجت روائی کریں - اپنے کام کو چھوڑ دینا خدا کا حکم نہیں بلکہ تمام آدمی سوا فقیروں کے اسبات کو تسلیم کرلیتے ہیں کہ کام کرکے کھانا بہت اچھا ہو - لیکن سب فقیر اپنا اپنا کام چھوڑ دیتے ہیں اور خدا کا حکم رد کردیتے ہیں - اور گنہگار ٹھہرتے ہیں - سب فقیر مانگ کر اپنی گذران کرتے ہیں - لیکن حق تو یہہ ہو کہ ہر ایک آدمی اپنی حاصل کی ہوئی اور محنت سے پیدا کی ہوئی چیز کو استعمال میں لاوے اور اگر کوئی ناحق یعنے دوسرے کی حاصل یا پیدا کی ہوئی چیز لیتا ہو اُسکو سب کوئی بُرا کہتے ہیں - اور دسلک میں مانگنا بہت بُرا بھی گنا جاتا ہو اور مثل ہو مانگتوں سے مانگنا لعنتیوں کا کام - دوسرے کا حق لینا یا مانگنا خدا کے حکم کے رو اور آدمی کے قانون سے بُرا سمجھا جاتا ہو - لیکن سب فقیر مانگکے کھاتے ہیں اور اسطرح خدا کے حکم کو رد کرتے اور گنہگار ٹھہرتے ہیں اور جتنے فقیر ہیں سب میں وہ گناہ پائے جاتے ہیں جو اور گنہگاروں میں پائے جاتے ہیں تو کسطرح سے کہہ سکتے ہیں کہ فقیر گناہوں سے پاک ہیں اور گنہگار کو گناہ سے بچا سکتے اور پاک کرسکتے ہیں +

پس گرنتھ کی رو سے جو سکھ صاحب فقیروں کی خدمت کرتے ہیں اور اُنکے آرام اور چین کو اپنے آرام پر مقدم سمجھتے ہیں - اور اُنکے لئے اپنا بہت مال و محنت خرچ کرتے ہیں سب بے فائدہ ہو کیونکہ نہ تو وے آپ پاپ رہت ہو اور نہ پاپیوں کو بچا سکتے ہیں - اسلئے یہہ نجات کا سکھی اصول نکت واپک نہیں + باقی آئندہ

سرحدی معاملات

پھر وسط ایشیا کی خبروں کی گرم بازاری شروع ہوئی۔ وزارت کا عزل و نصب ہوا اُس جانب خاص و عام کی توجہ تھی مگر جب لبرل وزارت اپنے منصبی فرائض سے سبکدوش ہوئی تو کنسرویٹو کے زمانہ کا آغاز ہوا جدید وزیر اعظم نے افغانستان کی پالسی کا ذکر کیا اُنکے بیان سے یہہ سمجھا گیا تھا کہ اگر روس نے ذوالفقار کو واپس نہ کیا تو پھر لارڈ سالسبری کی وزارت اُس وعدہ کا ایفا کیونکر کریگی جو اُنکے سابقین نے امیر افغانستان سے کیا تھا کہ ذوالفقار کو واپس لادینگے ہم نہیں کہہ سکتے کہ لارڈ سالسبری نے بغیر کسی اطمینان اور امید تصفیہ ایسا بیان کیا ہو جس سے نتیجہ پیدا ہوسکتا ہو کہ درصورت عدم واپسی ذوالفقار انگلستان کو مناسب ہو کہ بزور سنگین مسبوق الذکر وعدہ کے پورا کرانے میں سرگرمی ظاہر کرے حال کی خبروں سے ثابت ہوتا ہو کہ روسی فوج ذوالفقار میں جمع ہو رہی ہو اِس سے مقصود اگر ہرات پر پیشقدمی کرنیکا نہ ہو مگر یہہ بات تو ظاہر ہوتی ہو کہ گویا روس نے ذوالفقار کی عدم واپسی کا اعلان کیا ہو انگلستان ذوالفقار کو ہرات کی حفاظت کے واسطے ایک ضروری فوجی مقام تصور کرتا ہو علیٰ ہذالقیاس روس بھی جب وہ فوجی مقام تسلیم کیا جاتا ہو تو اُسکی ایسی ہی وقعت جانتا ہوگا دونوں سلطنتوں کے اغراض بھی زیادہ اِسی مقام کے متعلق پائے جاتے ہیں روس چاہتا ہو کہ ذوالفقار کے قبضہ میں رہنے سے آیندہ کامیابی ہوگی امید ہو انگلستان کا منشا پایا جاتا ہو کہ درصورت قیام ذوالفقار روس ہرات کے پہلو میں گویا خار ہوگا جو ہمیشہ کھٹکتا رہیگا پس اِن وجوہ سے تصفیہ محال تصور کیا جاتا تھا اور اب جو تار برقیاں آئی ہیں کہ روسیوں کی فوجی جمعیت کے سبب سے انگریزی کمیشن ہرات کو چلی گئی ہو اور افاغنہ کو ہرات کے استحکام کا زیادہ خیال ہوا اور اُنکو روسیوں سے اندیشہ پیدا ہوگیا ہو اُنسے مفہوم ہوتا ہو کہ شاید روسیوں نے ہرات کیواسطے ذوالفقار اور پل خشتی وغیرہ میں فوجیں جمع کی ہیں انگلستان کو چاہئے کہ روس سے اسباب میں استفسار کرے تاوقتیکہ استفسار کرکے اپنا اطمینان نہ کرلے روسیوں پر بھروسہ نہیں ہوسکتا کہ ایک موہوم اور قابل بحث تصفیہ تک خاموش رہینگے۔ ابھی اِس امر کے متعلق کوئی خبر نہیں آئی کہ روسیوں کی رفتار کی کیا کیفیت ہو جسقدر خبریں آئی ہیں اُن سے یہہ بھی نتیجہ نکل سکتا ہو کہ قندھار سے ہرات میں بحکم امیر فوجیں گئی ہیں روس نے اپنے مقبوضہ مقامات پر اس اندیشہ سے کہ کہیں افغان تھوڑی فوج دیکھکر حملہ نہ کر بیٹھیں مصلحتاً زیادہ فوج کردی ہو۔ یہہ بھی خیال ہوسکتا ہو کہ ہرات پر چڑھائی کا انتظام کرتا ہو اسکا تصفیہ قطعی طور پر ان تار برقیوں سے نہیں ہوتا جو آج ہمارے اخبار میں درج ہیں۔ مگر وہ تشویش سے پاک بھی نہیں ہیں اُنسے صاف ظاہر ہوتا ہو کہ کمیشن نے موسم گرما اور گرد و غبار کے طوفان سے بچنے کے واسطے کوہ زرست پر اپنا قیام تجویز کیا تھا لیکن یکایک وہ ہرات کی طرف کوچ کر گئی جس سے روس کی حالت لائق اطمینان نہیں پائی جاتی قبل جنگ پنجدیہہ روسی فوج کی اِسی قسم کی رفتار تھی جسکا نتیجہ جنگ ہوا تھا اُسکے بعد روسیوں کو انگلستان کی لبرل وزارت نے روکا تھا اب پھر ویسی ہی نقل و حرکت روسی فوج کی ہرات کے واسطے سمجھی جاسکتی ہو؀

اِس مقام پر یہہ سوال قائم ہوسکتا ہو کہ اگر پنجدیہہ کا ایسا کوئی اور واقعہ گزرا تو کنسرویٹو وزارت کا کیا فرض ہوگا لبرل وزارت اور روس میں جو صلح ہوئی تھی وہ دنیا کی نظر میں مفید روس تھی انگلستان کی وزارت جس فرقہ کے آج سپرد ہو وہ لبرل وزیروں پر معترض تھا کہ اُنکی کوشش صلح سے ملک اور قوم کی تحقیر و تذلیل ہوئی غور طلب ہو کہ موجودہ وزارت کے عہد میں سرحدی تصفیہ کیونکر ہوگا مذکورہ سوال کا جواب یہی ہوسکتا ہو کہ یا روس سے جنگ کی جائے یا اُسکے مفید تصفیہ ہو روس سے دور دراز مقام پر جاکر جنگ کرنا عبث ہو اُسکو پولیٹکل فرقے انگلستان کے جائز نہ رکھینگے علاوہ اُسکے بہت سی قیمتی مشکلات ہیں کہ نواح ہرات میں جنگ کرکے کامیابی کی امید رکھی جاوے ہماری رائے میں یہی پالسی ملک کے واسطے بہرصورت مفید ہو کہ انگلستان اپنے سرحدی مقامات کا استحکام کرے اور افغانستان اُسی کے سایہ میں اپنے ملک کی حفاظت میں ساعی ہو۔ ڈیوک آف آرگائل نے ہوس جنرال لارڈز میں اسی امر پر زور دیا تھا اور واقعات شاہد ہیں کہ ایسی حکمت عملی کو کسیقدر تسلیم بھی کیا گیا ہو اور بجز تسلیم کرنے اور اُسپر عمل کرنے کے اور کیا علاج ہو کہ اُس سے انگلستان کے مقاصد ملکی کی تکمیل ہو۔ بعض انگریزی اخبار پاپونیر اور سول ملٹری گزٹ وغیرہ ناحق کی تحریک انگلستان کو کیا کرتے ہیں کہ وہ ایشیائے کوچک میں سلطان روم کو اپنی جانب کرکے روس سے جنگ کرے اور کوہ قاف سے روسیوں کو نکالدے یا وسط ایشیا میں فوج لیجاکر روسیوں کا قلع قمع کردے ہم بالکل ان مبالغہ آمیز اور ناقابل العمل سفارشوں اور تحریکوں کے مخالف ہیں انگلستان کو کچھ ملک روس کے فتح کرنے کی ہوس نہیں ہو وہ غیر ممالک میں کیوں جاکر جنگ کرے اپنے ہی ملک کی سرحد کو کیوں نہ مستحکم کرے کہ اگر روس ہندوستان کا قصد کرے تو اُسکو کامیابی نہ ہو بلکہ ایسی شکست نصیب ہو کہ ہمیشہ یاد رکھے؀

تعجب ہو کہ اِس قسم کے انگریزی اخبار آنریبل فوربس ایڈم چیرمین جلسہ چیمبر آف کامرس بمبئی اور اُنہیں کی مانند اور مدبر اور واقفکار اشخاص کی

رایوں اور خیالات پر کیوں توجہ نہیں کرتے ہمارے نزدیک صاحب ممدوح نے اُس ماہی جلسہ میں جو کچھ سرحدی معاملات کی نسبت بیان کیا اُسکا ہر لفظ تسلیم اور عمل کرنے کے لائق ہو۔ اُنہوں نے علاوہ تمہیدی فقرات کے یہہ تقریر کی کہ " میں خیال کرتا ہوں کہ ہم اسبات سے خوش ہونگے کہ پچھلے چھہ مہینوں میں تمام پارٹیوں کے سربرآوردہ مدبروں کو وسط ایشیا کے حالات سے بہ نسبت اُسکے زیادہ تر واقفیت ہو گئی ہو جیسے کہ وہ سابق میں تھی۔ آپ یقین کریں کہ آیندہ سے کوئی بیہودہ اور جھگڑے میں پھنسانے والے عہد و پیمان نہیں کئے جائینگے اور انگلستان بہت سی باتیں بناکر اور سفیروں کے ذریعہ سے بڑی ہوشیاری کے ساتھ خط و کتابت کرکے اس قسم کے دعوے پیش نہیں کریگی جو بیفائدہ ہونگے اور جنکا لحاظ کرنا روس پر واجب نہ ہوسکیگا اور جنکی خاطر لڑنا حماقت ہوگی اور جسوقت لڑنے یا اُن سے دست بردار ہونیکا وقت آویگا تو ہم صرف اُن سے اسطرح پر دست بردار ہوجاوینگے اور دست بردار ہوگئے ہیں جس سے ہمارے اقبال میں خلل واقع ہوا ہو اگر وہ شخص جو رائے دینے کی قابلیت رکھتے ہیں افغانستان کو ہندوستان اور روس کے درمیان مثل ایک حد فاصل کے سمجھتے ہیں تو لازم ہو کہ وہ اس حیثیت سے قائم رکھی جاوے مگر علاوہ اسکے آپ کو ایک ایسی نہایت مستحکم سرحد حاصل کرنی چاہئے جسکے باہر روس بیقرار رہے اور جسکی نسبت اُسکو یہہ بات معلوم ہو کہ اُسپر ذرا سی بھی دست درازی کرنا ایک اشارہ فوراً لڑائی کا ہوگا اسمیں رد و پیچ ہوگا اور جدید معاملات کا لگانا لازم آویگا اور کچھ ناواجب نہ ہوگا کہ گورنمنٹ منفعت بخش تعمیرات عامہ کے روکنے کے واسطے ایک حیلہ قرار دے لیکن اگرچہ احاطہ کی دیوار محتاج استحکام کی ہو مگر خاص باغیچہ کیجانب سے بھی غفلت نہیں کرنی چاہئے "+

ہم بھی صاحب موصوف کی رائے سے متفق ہیں بیشک جس مسئلہ ملکی کو انگلستان زبان و تلوار سے اپنے مفید حل کرا سکتا ہو اُسی پر اُس کو زور دینا لازم و واجب ہو نہ کہ دور دراز مقامات میں جھگڑے کرنا پھر اسمیں کچھ تامل نہیں ہو خواہ مخواہ کی سبکی ہوتی ہو مسٹر گلیڈسٹون کی وزارت نے پنجدیہ وغیرہ پر بڑا اصرار کیا تھا آخر اُنکے اصرار کا نتیجہ کیا ہوا یہی ہوا کہ روس نے اُسکو بغیر خیال کسی عہد و پیمان کے لے لیا اور کچھ بھی نہ ہوا بات یہہ تھی کہ یا جنگ کیجاتی یا جب روس نے لے لیا اُسکا تصفیہ روس کے مفید ہوتا ایسے ریگستانی مقامات کے واسطے جنگ کرنا مناسب نہ سمجھا گیا اور تصفیہ کرنے کیواسطے کوشش کیگئیں ہوئی اس تصفیہ کا نتیجہ بدنامی ہوا اور یہہ بھی ظاہر ہوگیا کہ جو اُنکے اقتدار سے خارج ہوتا ہو اُنمیں مبتلا ہونے سے بجز خراب نتائج کے اور کچھ نہیں۔ کنسرویٹو وزارت کے واسطے بھی مشکلات پیش ہیں۔ اُسکی ناموری بھی اسی میں ہو کہ ہندوستان کی حفاظت کی غرض سے سرحدی مقامات کو فوجی ترقی سے مضبوط کرے اور اگر یہہ پالسی اختیار نہ کیجاویگی اور مسٹر گلیڈاسٹون کی منسٹری کی طرح پر انہیں جھگڑوں میں پڑے گی جنکا تصفیہ بھی ویسا ہی ہوسکتا ہو جیسا کہ مسٹر گلیڈاسٹون کرنا چاہتے تھے تو اسحالت میں اُسکی کیا ناموری ہوسکتی ہو بلکہ نتیجہ بالعکس ہوگا ان امور پر خیال کرکے آنریبل فوربس ایڈم صاحب نے جو رائے ظاہر کی ہو اُسپر ہم صاد کرتے ہیں۔ اور امید ہو کہ اُنہیں کے خیالات کے مطابق جدید وزارت پالسی اختیار کریگی اور ایسی طرح تدبیر سے ترکستانی جھگڑوں سے اپنا پیچھا چھڑا لیگی + از کوہ نور لاہور

اخبار آفاقی

بمبئی کی خبریں

بمبئی ۱۴ جولائی اُس خبر نے کہ روسی فوجی کمک سرخس میں آرہی ہو بازار اور حصوں کی مارکٹ میں تشویش پیدا کردی ہو +

کیٹل نمائشگاہ بمبئی نے قرار دیا ہو کہ تین مہینے تک اور انتظار کیا جائے۔ بدیں امید کہ شاید صورت حال عمدہ ہو جائے اور اُسوقت لوکل گورنمنٹ اپنی کفالت میں توسیع کرنے کی قابل ہو جائے +

فرقہ شراوگ نے مردہ اور بیمار جانوروں کے لئے کلکتہ میں ایک پنجراپول قائم کرنیکا ارادہ کیا ہو۔ تیس ہزار روپیہ کلکتہ میں اور چالیس ہزار روپیہ بمبئی میں چندہ سے جمع کیا گیا ہو۔ ایک ماہوار ٹیکس سے اس انسٹیٹیوشن کی اعانت کیجائیگی +

قندھار

لنڈن ۱۴ جولائی صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ ہند نے بجواب ایک سوال کے ہوس آف کامنس میں اس بیان کے متعلق کہ برٹش گورنمنٹ قندھار میں ایک انگریزی چھاونی قائم کرنیکی تائید میں ہو فرمایا کہ یہہ امر یاد رکھنا ضرور ہو کہ افغانستان ایک خودمختار سیاست ہو +

سرحدی نامہ و پیام

مسٹر بورک نے ہوس آف کامنس میں بجواب ایک سوال کے فرمایا کہ قضیہ سرحد افغانستان میں ثالثی کی تجویز زیر غور ہو +

فوجی تخمینہ جات

فوجی تخمینہ جات کے متعلق ہوس آف کامنس میں بحث ہوئی۔ اور بعد کسیقدر مباحثہ کے ہوس نے زائد اخراجات اصراف کی ادائگی کے لئے ایک اور قرضہ کی منظوری دی۔ صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ جنگ نے کہا کہ تاوقتیکہ روس سے مکمل طور پر سمجھوتہ نہو جائے یہہ امر ضروری ہو اُنہوں نے کہا کہ برٹش گورنمنٹ کا ہرگز ارادہ نہیں کہ اُس ملک کے ساتھ نامہ و پیام کرنے میں جو

مطالبات اُس کے پیشرواں نے کئے تھے اُن سے آگے بڑھے ◆

لارڈ ولسلی

لارڈ ولسلی لنڈن پہنچگئے ہیں ◆

اسپین میں ہیضہ

میڈرڈ ۱۲- جولائی- اسپین میں ہیضہ کم ہوتا جاتا ہی ◆

ہرات کا استحکام

مشہد ۱۵- جولائی درہ زرست ۱۱- جولائی چونکہ افواہاً مشہور ہی کہ روسی ذوالفقار میں اپنی فوج زیادہ کر رہے ہیں لہذا افغانوں کو استحکام ہرات کا تردد دامنگیر ہوا ہی مشن بہت جلد قرب وجوار ہرات کو جانے والا ہی اور جب تک استحکام اور مضبوطی کا کام پورے طور پر نہوجائیگا وہیں رہیگا ◆

روسی فوجی کمک

لنڈن ۱۵- جولائی (شام) وسط ایشیا کی خبروں سے معلوم ہوا کہ مرو اور ریل خشتی میں روسیوں کی بہت بڑی فوجی کمک آئی ہی ◆

لارڈ رینڈلف چرچل نے آج شام بجواب ایک سوال کے ہوس آف کامنس میں فرمایا کہ کرنیل رجوے صاحب نے یہہ افواہ سُنی ہی کہ نواح ذوالفقار میں روسی فوج زیادہ لگگئی ہی مگر ابھی یہہ یقینی طور پر معلوم نہیں ہوا کہ کسقدر زیادہ لگگئی ہی ◆

ہز لارڈشپ نے یہہ بھی فرمایا کہ کپتان پیکاک اور کپتان یاٹ ہرات گئے ہیں اور کمیشن بھی اب اُسیطرف جا رہا ہی ◆

قندھار

لنڈن ۱۵- جولائی لارڈ رینڈلف چرچل نے کل رات ہوس آف کامنس میں ایک سوال کا جواب دیتے وقت فرمایا کہ قندھار میں انگریزی چھاونی قائم کرنے کی نسبت امیر سے کوئی خط کتابت نہیں ہوئی- لیکن انگلستان نے امیر سے جو وعدے کئے ہوئے ہیں اُنکے موافق ہمپر ضروری ہی کہ تحفظ قندھار میں مدد دیں ◆

ہرات

لنڈن ۱۶- جولائی اخبار اسٹنڈرڈ نے ایک تار برقی اِس مضمون کا شائع کیا ہی کہ افغانوں نے انگریزی سرحدی کمیشن سے درخواست کی ہی کہ ہرات کی مضبوطی و استحکام کی نگرانی کرے ◆

تجارت افیون

لنڈن ۱۵- جولائی آنریبل مسٹر بورک نے ایک سوال کا جواب دیتے وقت کہا کہ انگلستان اور چین کے مابین آمد افیون کی نسبت ایک اقرارنامہ ہوگیا ہی- مگر ہنوز اسکی تصدیق نہیں ہوئی ◆

جدید اعزاز

کرنیل سرامی- جے- لائڈلنڈسے ممبر برکشائر کو منصب پیر عطا ہوا اور لنڈن کے لارڈ میر کو بیرونٹ بنایا گیا ◆

سرحدی کمیشن

اخبار اسٹنڈرڈ نے ایک تار برقی اس مضمون کا شائع کیا ہی کہ سرحدی کمیشن دفعۃً ہرات کو روانہ ہوگیا ◆

ایک بنک کا دیوالہ

منسٹر بنک نے روپیہ کا دینا بند کر دیا ◆

لودیانہ

ہفتہ حال میں بارش نہیں ہوئی اور گرمی کی سختی شدت کے ساتھ ہوتی رہی اور مکان کے اندر مقیاس الحرارت ۹۸- درجہ پر سنیچر کے روز ہوگیا تھا بارش کی فصل حال کے لئے ازبس ضرورت ہی اور غلہ گراں ہوتا جاتا ہی ◆

سنیچر کے روز چند لڑکے تالاب پختہ پر نہانیکے واسطے گئے منجملہ اُنکے ایک لڑکا صغیر سن تھا اگرچہ تالاب میں پانی کم تھا مگر توبھی ایک لڑکا جو صغیر سن تھا ڈوبکر مرگیا- اب سنا جاتا ہی کہ میونسپل کمیٹی کی طرف سے کوئی خاص انتظام تالاب مذکور کا کیا جاویگا ◆

عرصہ قریب ساڑھے تین ماہ کا گذرا ہی کہ منیجر بنک کوہ مضوری نے نوٹ نمبری ۲۱۸۱۹ تعدادی ایک ہزار روپیہ بذریعہ چٹھی رجسٹری بنام جناب پادری فورمن صاحب لاہور روانہ کیا تھا- اُسوقت پادری صاحب موصوف لاہور میں موجود نہ تھے پھر وہ رجسٹری فیروزپور کو روانہ کری گئی اور وہاں سے لودیانہ پہنچی جب اصل یا بنغ رجسٹری لودیانہ میں پہنچی تو رجسٹری لاہور میں مکرر گئی جسوقت رجسٹری کھولی گئی تو نوٹ ندارد- اسپر بوجہ پیچیدہ و زیادہ تر عدم پتہ کیونکہ رجسٹری مذکور چند اضلاع میں گذری تھی اسلئے سوائے مسٹر واربرٹن صاحب بہادر اور جگہ انکشاف اس مقدمہ کا مشکل خیال کرکے بحضور صاحب ممدوح اطلاع واقعہ کی پیش کیگئی- پس اطلاع واقعہ کی دیر تھی فوراً ابتدا تفتیش کی جو نہایت غور سے عمل میں آئی اصلیت ایسے مقدمہ کی جو نہایت مشکل صورت کا تھا ظاہر ہوگئی- اور وہ یہہ ہی کہ مسمی نتھے خان چٹھی رسان مشن احاطہ لودیانہ نے چٹھی رجسٹری مذکور سے نوٹ نمبر ۲۱۸۱۹ از دفتر منیجر بنک چوری کرکے نوٹ مذکور رجسٹری از لالہ گودھن داس چنو وال ساہوکاران میں جو ۲- اپریل کو لودیانہ میں پہنچی تھی داخل کرکے اسکا نوٹ نمبر ۹۱۱۷ تعدادی ایک ہزار نکال لیا اور ۹- اپریل کو اُسپر ڈاکخانہ لودیانہ کی مہر کرکے از نام پوسٹ ماسٹر صاحب داخل خزانہ کرکے پانصد روپیہ نقد اور پانصد روپیہ کے نوٹ حاصل کرکے بوجہ تبدیلی حوفو لنڈ کو چلا گیا- اور قریب نصف روپیہ کے اپنے برادر پاس رکھ گیا جو پولیس نے

مطبع امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی- بی نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا ◆